20894 - بتوں کوتوڑنا واجب ہے

سوال

کیا اسلام میں بت شکني واجب ہے، اگرچہ وہ انساني اورترقي کےآثار ہي ہوں؟
اور جب صحابہ کرام نے ملکوں کو فتح کیا توانہوں نےوہاں بت اور مجسمے دیکھنے کے باوجود کیوں نہ توڑے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

شرعي دلائل سے بتوں کےانداما کا ثبوت ملتا ہے جس میں چند ایک دلائل کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے:

1 ۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالي نے ابوالھیاج اسدی رحمہ اللہ تعالي سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتےہیں کہ مجھے علی بن ابی طالب رضي اللہ تعالی عنہ نے کہا:

کیا میں تجھےاس کام کےلئےنہ بھیجوں جس کےلئے مجھے رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم نےبھیجا تھا: کہ" تم جو مجسمہ بھي دیکھواسے مٹا ڈالو، اور جو قبر بھي اونچي دیکھو اسے (زمین کے) برابر کردو. صحیح مسلم (969).

2 ۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نےہي عمرو بن عبسہ رضي اللہ تعالی عنہ سےبیان کیا ہے کہ انہوں نےنبي کریم صلي اللہ علیہ وسلم سےکہا: اللہ تعالی نے آپ کو کس چیز کےساتھ مبعوث کیا ہے؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(مجھےصلہ رحمي کرنےاور بت توڑنے، اور اللہ تعالي کي وحدانیت بیان کرنےاوراس کےساتھ کوئي بھي شریك نہ ٹھرائےکي دعوت دینےکےلئےبھیجا گیا ہے) صحیح مسلم حدیث نمبر (832) .

اوراگر اللہ تعالي کےعلاوہ ان بتوں کي عبادت کي جاتي ہو تو پھر ان کا توڑنا اورزیادہ متاکد اورضروري ہوجاتا ہے.

3 ۔ امام بخاري اور مسلم رحمہما اللہ تعالي نے جریر بن عبداللہ بجلی رضي اللہ تعالی عنہ سےحدیث بیان کي ہے وہ بیان کرتےہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نےمجھے فرمایا:

(اے جریر کیا تم مجھے ذی الخلصہ سے راحت اور آرام نہیں پہنچاتے، ذي الخلصہ حثعم قبیلہ کا ایک گھر تھا جسے یمني کعبہ کہا جاتا تھا، تو وہ بیان کرتےہیں کہ میں ایک سو پچاس گھڑ سوار لےکر گیا اورمیں گھوڑے پر نہیں بیٹھ

سکتا تھا تومیں نےاس کا نبي صلی اللہ علیہ وسلم سےذکر کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینےمیں ہاتھ مارا اور کہنےلگے: اے اللہ اسے گھوڑے پر ثابت کر اوراسے ہدایت کي راہنمائي کرنےوالا اور ہدایت یافتہ بنا دے

وہ بیان کرتےہیں کہ میں گیا اوراسے آگ سےجلادیا، پھر جریر رضي اللہ تعالی عنہ نے ایک شخص جس کي کنیت ابوارطاۃ تھي کو نبي صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبري دینے کےلئےروانہ کیا تو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوبتایا کہ میں آپ کےپاس اس وقت آیا ہوں جب ہم نےاسےایک خارش زدہ اونٹ کي طرح کر کےچھوڑا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نےپانچ بار ان گھوڑوں اورسواروں کےلئےبرکت کي دعافرمائي) صحیح بخاري حدیث نمبر (3020) صحیح مسلم حدیث نمبر (2476).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالي کہتےہیں:

اس حدیث میں ہر اس چیزکو جو انسان کو فتنے میں ڈالے چاہے وہ انسان ہو یا حیوان یا پھر عمارت یا کوئي جمادات وغیرہ میں سےاسےختم اور زائل کرنے کي مشروعیت پائي جاتي ہے. اھ .

4 ـ اور نبي کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضي اللہ تعالی عنہ کو ایک لشکر دےکر عزی کا بت منہدم کرنےکےلئےروانہ کیا .

5 ـ اورسعد بن زرارہ رضي اللہ تعالی عنہ کو مجاہدین کي ایک جماعت دےکر مناۃ کا بت گرانےکےلئےروانہ کیا.

6 ـ اور عمروبن عاص رضي اللہ تعالی عنہ ایک لشکر دےکر سواع کا بت گرانےکي مہم پر روانہ فرمایا، اوریہ سب کچھ فتح مکہ کےبعد کیا.

دیکھیں: البدایۃ والنھایۃ (4 / 712 ـ 776، 5 / 83) اور السیرۃ النبویۃ تالیف ڈاکٹر علی الصلابي (2 / 1186) .

امام نووی رحمہ اللہ تعالی مسلم کي شرح میں تصویر کےمسئلہ میں کلام کرتےہوئےکہتےہیں:

اور علماء کرام اس پر مجتمع ہیں کہ جس کا سایہ ہو اس کي تصویر منع ہے اوراس کا بدلنا واجب ہے. اھ

اور تصاویر میں جس کا سایہ ہوتا ہے وہ مجسم تصاویر جس طرح کہ یہ مجسمے اوربت ہیں .

اور جویہ بات کي جاتي ہے کہ صحابہ کرام رضي اللہ تعالی عنھم نے مفتوحہ علاقوں میں بت چھوڑ دئے تھے، تو یہ سب وہمي اورگمان کي باتیں ہیں، نبي کریم صلی اللہ علیہ وسلم کےصحابہ کرام کبھي بھي ان بتوں اور مجسموں کو چھوڑنےوالےنہیں تھے، اور خاص کرجب اس دور میں ان کي عبادت کي جاتي تھي.

اور اگریہ کہا جائےکہ بت اور مجسمےتوبہت پرانےہیں جو کہ فرعونوں اور فنیقیوں وغیرہ کےمجسمےہیں توصحابہ کرام نےانہیں کیسےچھوڑدیا؟

اس کا جواب یہ ہے: یہ بت تین وجوہات سےخارج نہیں ہوسکتے:

اول:

یہ بت کسي دور دراز جگہ میں ہوں جہاں صحابہ کرام پہنچےہي نہیں، صحابہ کرام کا مصر کو فتح کرنےکا مطلب یہ نہیں کہ وہ مصر کےہر علاقے میں پہنچے تھے.

دوم:

یہ بت ظاہر نہ ہوں، بلکہ فراعنہ وغیرہ کےگھروں میں ہوں، نبي کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ جب ظالموں اور عذاب کردہ علاقوں سے گزرتےتوتیزي سے گزر جاتےبلکہ ان جگہوں میں داخل ہونے کي ممانعت آئي ہے.

صحیحن میں حدیث ہے کہ : نبي صلی اللہ علیہ وسلم نےفرمایا:

" ان عذاب کردہ لوگوں (کےعلاقہ میں نہ جاؤ لیکن روتےہوئے، خدشہ ہے کہ تمہیں بھي وہي نہ پہنچ جائےجوانہیں پہنچا تھا "

نبي کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اس وقت فرمایا تھا جب ثمودیوں کےعلاقہ مدائن صالح میں اصحاب حجر کےپاس سےگزر رہے تھے.

اور صحیحین ہي کي ایک روایت میں ہے کہ: " اگر تم رونےوالے نہیں تو پھر اس علاقےمیں نہ داخل ہو، اس خدشہ کےپیش نظر کہ کہیں تمہیں بھي وہي نہ پہنچ جائےجو انہیں پہنچا تھا"

اور نبي کریم صلی اللہ علیہ وسلم کےصحابہ کرام کےمتعلق ہمارا گمان ہے کہ اگر انہوں نے کوئي عبادت گاہ یا ان کا کوئي گھر دیکھا ہو تو وہاں داخل ہي نہیں ہوئے، اوراس میں جو کچھ تھا اسےدیکھا تك نہیں.

اہرام اور اس میں جوکچھ ہےاس کےمتعلق جو اشکال پیدا ہوتا ہےاس بنا پریہ اشکال زائل اور ختم ہوجاتا ہے، اوراس کےساتھ یہ بھي احتمال ہے کہ اس وقت اس کےدروازے اور اندر داخل ہونے کي راستےریت میں مدفون ہوں اور نظر ہي نہ آتےہوں.

سوم:

آج جو بت ظاہر ہیں ان میں سےاکثر ریت میں مدفوں یا پھر یہ پھر یہ حال ہي میں ملیں ہوں، یا کسي دور دراز مقام سےلائےگئےہوں جہاں صحابہ کرام رضي اللہ تعالي عنہ نہ پہنچےہوں.

زرکلي سے ان اہراموں اور ابوالہول وغیرہ کےبارہ میں سوال کیا گیا کہ کیا انہیں مصر میں داخل ہونے والے صحابہ کرام رضي اللہ تعالي عنہم نے دیکھا تھا؟

توانہوں نےکہا: ان کي اکثریت اور خاص کر ابوالہول ریت میں مدفون تھا.

دیکھیں: شبہ الجزیرة العرب (4 / 1188) .

پھر یہ بھي ہے کہ اگر فرض کرلیا جائےکہ یہ بت ریت میں دفن نہیں تھے، توپھر اس کا ثبوت ہونا ضروري ہےکہ صحابہ کرام نےانہیں دیکھا تھااور وہ انہیں منہدم کرنےپر قادر تھے.

اور واقع اس بات کا شاہد ہے کہ صحابہ کرام رضي اللہ تعالي عنہ ان میں سے بعض مجسموں کو منہدم کرنے سےعاجز تھے، اور ان میں بعض کو مندم کرنے میں بیس یوم صرف ہوئے، باوجود اس کےکہ صحابہ کرام کےدور میں یہ آلات اورمشینیں اوربارود اور دسرے وسائل موجود نہیں تھے جنہیں اس کے انہدام میں استعمال کیا گیا اوربیس یوم صرف ہوئے.

اس کي دلیل یہ ہے کہ ابن خلدون نےمقدمہ میں ذکر کیا ہے کہ:

خلیفہ الرشید نے کسری کا ایوان مندم کرنےکا عزم کیا اور اس کا کام شروع کرنےکےلئے لوگ تیار کئےاورکلہاڑیاں تیار کیں اوراسے آگ سےسرخ کیا اوراس پر سرکہ بہایا حتي کہ وہ اس سےعاجز آگیا، اورخلیفہ مامون نے اہرام مصر منہدم کرنے کا ارادہ کیا اوراس کي تیاري بھي کرلي لیکن وہ ایسا نہ کرسك. دیکھیں: المقدمة لابن خلدون صفحہ (383)

اور یہ تعلیل پیش کرني کہ یہ مجسمےانساني ورثہ میں سے ہیں، یہ ایسي کلام ہے جس کي طرف دھیان نہیں دیا جاسکتا، کیونکہ لات اور عزی اور ہبل ومناۃ وغیرہ دوسرے بت قریش اورجزیرہ وغیر جوان کي عبادت کرتے تھے ان کا ورثہ تھا.

یہ ہے تو ورثہ لیکن محرم ورثہ ہے جس کا زائل اور ختم کرنا واجب ہے، اور جب اللہ تعالي اور اس کےرسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم آجائے تومومن آدمي اس کی پیروي اوراتباع کرنے میں جلدي کرتا ہے، اور اس طرح کي بےہودہ دلیلوں سے اللہ تعالي اور اس کےرسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم رد نہیں کیا جاسکتا.

فرمان باري تعالى ہے:

ايمان والوں كا قول تو يہ ہے كہ جب انہيں اس لئے بلايا جاتا ہے كہ الله تعالى اور اس كا رسول صلى الله عليہ وسلم ان ميں فيصلہ كردے تو وہ كہتےہيں ہم نے سنا اوراطاعت كي اور مان ليا يہي لوگ كامياب ہونے والے ہيںالنور (51).

ہم الله تعالى سے دعا كرتےہيں كہ وہ سب مسلمانوں كو ايسےكام كرنےكي توفيق عطا فرمائے جنہيں وہ پسند كرتا اورجن سےراضي ہوتاہے.

والله اعلم .